مومن خاں مومن
(1800ء-1852ء)

(1)

اثر اس کو ، ذرا نہیں ہوتا
رنج ، راحت فزا نہیں ہوتا

ذکرِ اغیار سے ہوا معلوم
حرفِ ناصح بُرا نہیں ہوتا

تم ہمارے کسی طرح نہ ہوئے
ورنہ دُنیا میں کیا نہیں ہوتا

تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

حالِ دل یار کو لکھوں کیوں کر
ہاتھ دل سے جدا نہیں ہوتا

چارۂ دل ، سوائے صبر نہیں
سو ، تمھارے سوا نہیں ہوتا

کیوں سنے عرضِ مضطرب ، مومن
صنم آخر خُدا نہیں ہوتا

(2)

ٹھانی تھی دل میں ، اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہو گئے ناچار جی سے ہم

ہنستے جو دیکھتے ہیں ، کسی کو کسی سے ہم
منہ دیکھ دیکھ روتے ہیں ، کس بے کسی سے ہم

ہم سے نہ بولو تم ، اسے کیا کہتے ہیں بھلا
انصاف کیجیے پوچھتے ہیں ، آپ ہی سے ہم

بیزار جان سے جو نہ ہوتے تو مانگتے
شاہد شکایتوں پہ تیری مدعی سے ہم

بے روئے مثلِ ابر نہ نکلا غبارِ دل
کہتے تھے ان کو برقِ تبسم ہنسی سے ہم

کیا گُل کھلے گا ، دیکھیے ، ہے فصلِ گُل تو دُور
اور سُوئے دشت بھاگتے ہیں ، کچھ ابھی سے ہم

لے نام آرزو کا تو دل کو نکال لیں
مومن نہ ہوں ، جو ربط رکھیں بدعتی سے ہم

مشق

1- خالی جگہ پر کر کے مندرجہ ذیل اشعار مکمل کریں

i- چارۂ دل سوائے صبر نہیں
سو تمہارے .... نہیں ہوتا

ii- اثر اس کو ذرا نہیں ہوتا
.... راحت فزا نہیں ہوتا

iii- ٹھانی تھی دل میں اب نہ ملیں گے کسی سے ہم
پر کیا کریں کہ ہوگئے .... جی سے ہم

2- مختصر جواب دیں۔

i- مومن کی پہلی غزل کی ردیف کیا ہے؟

ii- مومن کی دوسری غزل کے قوافی لکھیں۔

iii- موحن کی پہلی غزل کا مطلع لکھیں۔

iv- مومن کی دوسری غزل کا مقطع لکھیں۔

3- تشریح کیجیے۔

i- تم مرے پاس ہوتے ہو گویا
جب کوئی دوسرا نہیں ہوتا

ii- کیا گل کھلے گا دیکھیے ہے فصلِ گل تو دور
اور سوئے دشت بھاگتے ہیں کچھ ابھی سے ہم

4- مندرجہ ذیل الفاظ وتراکیب کا مفہوم لکھیں۔

سوئے دشت۔ ناچار۔ ربط۔ راحت فزا۔ صنم۔

5- مومن کی کوئی اور غزل اپنی ڈائری میں لکھیں۔